رجسٹرڈ نمبر ۲۱۷

جلد ۴ نمبر ۲

ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین

مضامین مفید عام کا ماہوار رسالہ مسمی بہ

النذیر

ہر قمری مہینے کی ۱۳ تاریخ کو میرٹھ شہر سے شائع ہوتا ہے

بابت ماہ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

منشی نذیر حسین اڈیٹر و مالک رسالہ ہذا نے میرٹھ شہر سہراب دروازہ سے شائع کیا

النذیر پریس میرٹھ میں چھپا

[کا]رخانہ عطر مخزن النسیم حاجی محمد حسن احمد حسن جنرل مرچنٹس قنوج

ناظرین - اگر کسی وقت آپکا دل مختلف اقسام کے پھولون کی خوشبو سونگھنے کو چاہتا ہوگا تو باغ کی سیر کئے بغیر ہرگز سیری نہ ہوتی ہوگی - اگر آپ گھر بیٹھے ہوئے مثل باغ کے مختلف پھولون کی خوشبو سونگھنا چاہتے ہین تو ہمارے مفصلہ ذیل گلدستے (یعنے فہرست عطریات) مین سے جس قسم کے عطر مطلوب ہون طلب فرمائین - پھول تو آپ کو چند منٹ خوشبو دیکر مرجھا جائیگا لیکن عطر جو پھول سے زیادہ خوشبو دینے والا ہے ایک پھریری کان مین رکھ لینے سے ایک ہفتہ تک معطر رکھیگا - اس بات کا تو قطعی طور پر فیصلہ ہوچکا ہے کہ شہر قنوج مین جیسا عمدہ عطر تیار ہوتا ہے کسی شہر مین نہین بنتا - اب رہی یہ بات کہ قنوج مین بہت کارخانے ہین کس کارخانہ مین عطر و تیل عمدہ بنتا ہے اور کس مین برا اسکا اندازہ آپ کو بغیر تجربہ کے نہین ہوسکتا - اپنے کارخانہ کی تعریف آپ کرنا اپنے منہ سے میان مٹھو بننا ہے - ہمارے کارخانہ کا دارمدار اس مصرعہ پر ہے [illegible] آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ایک مرتبہ ہمارے کارخانہ سے عطر منگوا کر دوسرے کارخانون کے عطر و تیل سے مقابلہ کیجیئے - اگر ہماری تحریر کے موافق ہمارا عطر ہے آپ عمدہ - دیرپا - نفیس پائین تو ہم سچے ورنہ ہم جھوٹے - ہمارا کارخانہ بھی جھوٹا -

خالص عطر ملیاگری صندل کے تیل تیار کئے ہوئے

نام عطر	قیمت فی تولہ	نام عطر	قیمت فی تولہ	نام عطر	قیمت فی تولہ
عطر شمامۃ العنبر	[illegible]	سیوتی	[illegible]	جسمین	[illegible]
گلاب	[illegible]	شمامۃ العنبر	[illegible]	شاہ ناز	[illegible]
کیوڑہ	[illegible]	اناناس	[illegible]	دلپسند	[illegible]
موتیا	[illegible]	مشک [illegible]	[illegible]	عطر اگر	[illegible]
حنا	[illegible]	خس	[illegible]	پان لائچی	[illegible]
خس	[illegible]	روح افزا	[illegible]	مخلوط آتشی	[illegible]
پانڑی	[illegible]	مہک پری	[illegible]	ارگجا شاہی	[illegible]
دونہ	[illegible]	راحت روح	[illegible]	نرگس	[illegible]
چنبیلی	[illegible]	گل حنا	[illegible]	مخلوطہ	[illegible]
چمپا	[illegible]	برگ حنا	[illegible]	روح گلاب	[illegible]
جوہی	[illegible]	مشک عنبر	[illegible]	روح خس	[illegible]
مولسری	[illegible]	زعفران	[illegible]	روح باٹری	عـہ عاـہ [illegible]
کیتکی	[illegible]	مدن مست	[illegible]	تنبول بہار	چاول پر ایک بار مین لگانے سے منہ نہایت خوشبودار اور معطر ہوجاتا ہے قیمت فی ڈبیا [illegible] فی درجن [illegible]

نوٹ - ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنا نام و پتہ صاف صاف مع ضلع و ریلوے اسٹیشن اور ڈاکخانہ تحریر فرماوین تاکہ روانگی مال مین دقت ہو مال ذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت آنے سے روانہ کیا جائیگا - ہر قسم کے عطردان بھی کارخانہ مین ملتے ہین - ہر قسم کے عطرون کی شیشیان تیار کیجاتی ہین - جو بہر صورت دل و دماغ بلکہ روح تک کو فرحت دینے والا ہین اسکے ملنے سے صاف سفید کپڑے پر بھی دھبہ نہین [illegible] ان مین دو ہفتہ تک کسی ممنوع شے کی آمیزش ایک عرصہ تک دل و دماغ کو معطر رکھتی ہے فی شیشی [illegible]

بقیہ ابطال تناسخ

(سلسلہ کیلئے دیکھو النذیر جلد ۳ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۰)

آریہ - آپنے بڑا زور دیا ہے کہ ایک عورت کے پیٹ سے کیون ہزارون بچے ایک ہی جھول مین نہین پیدا ہوے کیا دنیا مین انسانی افعال یکسان ہوتے ہی نہین پھر ایک ہی سے کیسے ہزارون آدمی پیدا ہو جاوین - ذرا غور کیجئے -

احمدی - اے دوست - مین نے غور کی مگر نتیجہ اور بھی بُرا ہوا کیونکہ جب مین تمہارے اپنے الفاظ پر غور کرتا ہون تو مین اس نتیجہ پر پہونچتا ہون کہ جسطرح پر بقول آپکے کرمون کے یکسان ہونے کی وجہ سے سب لوگ ایک ہی حمل سے پیدا نہین ہوتے اسی طرح اس دلیل کا یہ مطلب ہے کہ اگر سب کے کرم یکسان ہون تو ضرور سب ایک ہی گربھ سے ایک ہی وقت جنم لیوین مگر خوب یاد رکھو یہ محال ہے - لہذا تناسخ کوئی شے نہین بلکہ خیال است و محال است و جنون -

آریہ - جس حالت مین سب کے کرم یکسان ہون تو پرماتما کیلئے ضروری نہین کہ وہ سب کو ایک ہی ماتا کے حمل سے پیدا کرے بلکہ اگر انکے کرم اس قسم کے ہین کہ انہین ایک ہی امیر کے گھر مین جنم دیا جاوے تو پرماتما انہین مختلف گھرون مین پیدا کر دیگا جہان امیری کا ایک سا دور دورا ہو -

مثال کے طور پر فرض کرو کہ ۱۰۰ آدمی کے کرم ایسے ہین کہ وہ کسی ایسے گھر مین جنم لین جو لکھ پتی ہو اب دنیا مین سیکڑون لکھ پتی ہین انکے گھرون مین وہ جنم لینگے اور نتیجہ سب کے لیئے یکسان ہوگا کیونکہ انکے کرم چاہتے تھے کہ امیر کے گھر مین جنم لین سو یہ مطلب حاصل ہو گیا لہذا تناسخ پر کوئی اعتراض نہین رہا -

احمدی - لالہ جی آپنے تو ایسی سوچی کہ جیسے کوئی تمام شب یوسف زلیخا کا قصہ سُنتا رہا اور صبح کو پوچھنے لگا کیون جی زُلیخا خان کون تھا -

کیا میرا سوال یہ تھا کہ اگر سو آدمیون کے کرم اس قسم کے ہون کہ وہ کسی امیر کے گھر پیدا کیئے جاوین تو وہ کیونکر اور کسکے یہان پیدا کیئے جاوینگے یقیناً آپ نے میرے سوال کو سوچا نہین میرا سوال یہ تھا کہ ۱۰۰ آدمی کے کرم تقاضا کرتے ہین کہ وہ آپ ہی کے گھر مین یکدم جنم لین اور ایک ہی وقت لین پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپکے گھر جنم لین اسکا جواب لاؤ اور خود کچھ نہ بن سکے تو لالہ ادہرم پال سے پوچھکر بتاؤ بلکہ انکے لیئے اتنا اور بھی زاید کرلو کہ لالہ جی ایک شخص بچپن کی غلط کاریون سے اپنے بیرج کو ضائع کرکے اولاد پیدا کرنیکے قابل نہین رہا اور مارے شرم کے اب برہم چاری بن گیا ہے اور پوری ایک سو روح تقاضا کرتی ہین کہ دہرم پال کے گھر جنم لین کیونکہ ہر ایک کے بالکل ایک سے ہی کرم ہین اور ہر ایشور بھی منصف ہے تا اب وہ روحین

کس طرح اسکے یہان جنم لینگی -

دوسرا پہلو جو آپ نے اس جواب مین اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ اوسط انعام سب کو یکسان پڑتا ہے یا یہ کہ نتیجہ مین سب یکسان ہین سو اس پہلو سے تناسخ اور بھی غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر امیر اور غریب کے دکھون سکھون کو اکٹھا کیا جاوے تو آپس مین سب برابر ہین امیر کی خواہش بہت ہوتی ہین دکھ مین رہتا ہے غریب کی خواہشین بہت کم ہوتی ہین اسے اتنا دکھ بھی نہین ہوتا - امیر مرتے ہوے سیکڑون چیزون کے فراق مین حیران ہوتا ہے غریب اسوقت اتنا حیران نہین ہوتا -

امیر بہت سی باتون کا ذمہ دار ہوتا ہے اور غریب اُنسے سبکدوش ہوتا ہے غرض اس طرح تو سب دُکھ سکھ مین برابر ہین جس سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ تناسخ باطل ہے بلکہ ابطل ہے -

آریہ - تناسخ کا مسئلہ تو بڑے بڑے فلاسفرون نے مان لیا ہے اسپر اعتراض کرنا حماقت ہے - اور اسپر لیکھرام نے تو اسقدر لکھا ہے کہ کسی کو ذرا گنجائش ہی نہین کہ چون کرسکے پھر آپ کے ایسے ایسے اعتراضات سے کیا بگڑتا ہے -

احمدی - اگرچہ اثبات تناسخ وغیرہ اعتراضات سے پارہ پارہ ہو چکی ہے مگر آریہ سماج کے کانون جون بھی نہین چلی جب کسی نے زیادہ دبایا کہدیا - دیکھو سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش مین اور لیکھرام نے اثبات تناسخ مین ثابت کر دیا ہے کہ تناسخ ہی ٹھیک ہے - گویا انہین معلوم ہی نہین کہ کوئی ان کتابون کی تردید بھی کر چکا ہے یا نہین - اگرچہ وہ کتابین اپنی آپ ہی تردید کر رہی ہین - مگر سماجی دوست مرغ کی ایک ہی ٹانگ بتائے جا رہے ہین

آریہ - منجملہ دلائل مندرجہ اثبات تناسخ کے یہ بڑی زبردست دلیل ہے کہ اگر پچھلے کرم نہ ہوتے تو یہ کبھی نہ ہوتا کہ ایک شخص تو افریقہ کے بیابان مین پیدا ہو اور ایک ہندوستان مین ہو - کیونکہ اس سے خدا بے منصف ٹھہرتا ہے -

احمدی - مجھے تعجب آتا ہے کہ کس طرح تمنے اس دلیل کو اثبات تناسخ مین سمجھا حالانکہ یہ دلیل تو عین تناسخ کو اُڑاتی ہے دیکھو اس دلیل کو اگر اس طرح بیان کیا جاوے کہ اگر سب لوگ یکسان کرم کرین تو وہ ضرور ہندوستان مین ہی پیدا ہو جاوین حالانکہ یہ باطل ہے اور اسپر آپ بھی ہنسینگے مگر کیون یہ دلیل تو وہی ہے جو اثبات تناسخ مین ہے - مگر اب اس دلیل سے نتیجہ ایسا پیدا ہوا کہ جو محال ہے لہذا وہ امر خود محال ہے جو مستلزم محال ہے - اور وہ آپ جانتے ہی ہین کیا ہے -

آریہ - ہم دیکھتے مین کہ ایک بچہ ذہین ہوتا ہے دوسرا غبی - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے بھی بچہ کی روح

تھی کہ جسنے علم پڑھا تھا جسکی وجہ سے وہ ذہین ہے اب اسکو اسطرح پر سمجھ لیجئے کہ ایک بچے کو ہم آج ایک اردو قاعدہ پڑھا دیتے ہین پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اسی لڑکے کو اور ایک اور لڑکے کو جسنے پہلے قاعدہ کبھی نہین پڑھا پڑھانا شروع کرتے ہین اب صاف ظاہر ہے کہ وہ بچہ جو پہلے قاعدہ پڑھ چکا ہے جلدی پڑھ لیگا۔ اور اسی طرح اگر ایک بچہ ذہین ہو اور اوروں کی نسبت جلدی پڑھ لیوے تو کہا جاویگا کہ وہ پہلی جون مین ضرور پڑھا ہوا تھا۔

احمدی۔ ذہانت دماغ کی صحت پر موقوف ہے دیکھو دنیا مین جو کم ذہن ہین انکو لاکھون مرتبہ ایک ہی سبق کو پڑھاؤ جب بھی انکی ذہانت نہین بڑھتی بلکہ جیسے طوطا پڑھتا ہے وہی انکی حالت ہوتی ہے اگر پچھلی جون کی پڑھائی پر ذہانت موقوف ہوتی تو یہ ضرور ہوتا کہ ایسے بے وقوف اور کم ذہن بھی موجودہ زندگی مین ذہین ہو جاتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ پچھلی جون کی پڑھائی سے تو ایک شخص ذہین ہو جاوے مگر اس زندگی مین وہ کتنی ہی محنت کرے اسکے ذہن مین کچھ فرق نہ ہو یہ تو مین مانتا ہون کہ یہ قوت بڑھ بھی جاتی ہے مگر اسی شخص کی جسکا دماغ اس قابل ہو کہ وہ ہو سکے اور یہ مادہ ہر ایک انسان مین کم وبیش ہوتا ہے جسکی وجہ دماغ کی بناوٹ اور پھر اسکی صحت ہے۔ ڈاکٹرون نے یہ ثابت کر دیا ہے دماغ کی بناوٹ مختلف طریقون سے ہوتی ہے ذہین آدمی کا دماغ اور طرح کا ہوتا ہے اور کند ذہن کا دماغ اور طرح کا ہوتا ہے۔ مگر تم لوگ یہی کہتے ہو کہ پچھلی جون کی پڑھائی لکھائی پر ذہانت موقوف ہے ہان تمہین خیال ہوگا کہ دماغ کی بناوٹ کرمون کے مطابق ہوتی ہوگی۔ سو یاد رکھو یہ بھی غلط بات ہے یہ طب کا مسئلہ ہے کہ اگر مرد عورت ایسے وقت مین مجامعت کرین جبکہ انکے شکم سیر ہون اور معدہ نے اپنا کام نہ کیا ہو اور اسوقت نطفہ قرار پکڑ جاوے تو بچہ کند ذہن ہوگا۔ اور تجربتہً یہ آزمائی ہوئی بات ہے کہ اگر کسی شخص کے سر پر زور سے ضرب لگائی جاوے تو اسکی ذہانت مین فرق آجاتا ہے۔ پس اسی طرح ممکن ہے کہ ایام حمل مین کسی بے احتیاطی کے باعث ہی کند ذہن بچہ ہوتا ہو۔ پھر ان تمام باتون کو چھوڑ کر یہ کہنا کہ پچھلی جون کی پڑھائی کا نتیجہ ہے کہ وہ ذہین ہے یا کند ذہن حماقت ہے۔

آریہ۔ ماں باپ سے جو بے احتیاطی ایام حمل مین ہو جاتی ہے وہ اسی وجہ سے تو ہو جاتی ہے کہ بچہ کیلئے جو مقررہ سزا ہو پوری ہو جاوے ورنہ اور لوگون سے کیون ایسا نہین ہو جاتا۔

احمدی۔ یہ ایک اور ہی بے دلیل دعوے ہے بھلا آپ یہ تو سوچئے کہ اگر کوئی غلطی سب سے سرزد نہ ہو بلکہ خاص خاص لوگون سے ہو تو اسکا نتیجہ

ہو گا کہ وہ کسی دوسرے شخص کے پچھلے بدکرموں
کی وجہ سے سمجھی جاوے لڑکے کی تو سزا یہ تھی کہ
وہ کند ذہن ہو جاوے مگر ماں باپ کو کیوں خلاف
ورزی قانون فطرت کے الزام میں پکڑیں حالانکہ
وہ منشاء الہٰی سے ہوا۔ کیونکہ اس کے پانے
کے لئے یہ سزا مقرر کی کہ کند ذہن ہو اور اسکی
کند ذہنی کے اسباب ماں باپ کو بنا دیا حقیقت
میں اٹکل بازی سے انسان کہیں کا کہیں چلا
جاتا ہے۔ سیدھی بات تو یہ تھی کہ جیسے ہر ایک
غلطی انسانی کمزوری سے سمجھی جاتی ہے اسی طرح یہ
بھی سمجھی جاتی ہے مگر ہمارے سماجی دوستوں کی عقل
پر پتھر پڑ رہے ہیں کہ وہ ایک کے فعل سے دوسرے
کو مجرم گردانتے ہیں۔ فرض کرو ایک شخص نے
چوری کی اور چوری سے ایک شخص کو سخت نقصان
پہنچا ہے اب یہ نقصان تو پچھلی جون کے بدکرموں
کی وجہ سے مان لیا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا چور
مجرم ہے۔ اگر مجرم ہے تو وہ نقصان بدکرموں
کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ظلم ہے۔ اگر چور مجرم نہیں
تو پچھلے کرم ٹھیک ہیں مگر کسی ایسے دیانندی کو خدا
منصف وغیرہ نہ بنا دیوے ورنہ ممکن ہے کہ فتنہ
کا باعث ہو۔ میرے خیال میں ایک شخص کا گناہ دوسرے
کو گناہ کرانے کا باعث نہیں ہو سکتا اگر ہو سکتا
ہے تو وہ کبھی گناہ کیا ہی نہیں جا
سکتا۔ گناہ تو وہ ہے جو خدا کی منشا کے خلاف ہو
بلکہ مجھے اسوقت عیسائیوں کا کفارہ بھی یاد آگیا
اسکی بھی یہی حالت ہے کہ گناہ کریں ہم اور مرے عیسائیوں
کے خدا کا بیٹا اور طرہ یہ کہ خدا کا بیٹا تو مرے دنیا
کی نجات کیلئے اور خدا باپ کو ایسا رنج ہو کہ سخت زلزلہ
آجاوے ہیکل کے پردے پھٹ جائیں اور آندھی
آوے اور یہودی کانپتے ہوئے گھروں کو چلے جاویں
اور پکڑانے والا گلے میں پھندا ڈالکر پھانسی لے لیوے
کہ اوہو میں نے بڑا سخت گناہ کیا اور خود خدا کا بیٹا بھی
کہے کہ میرے پکڑانے والے پر افسوس کہ کاش وہ
پیدا ہی نہ ہوتا۔

اول میں عیسائیوں سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا بات
ہے کہ خدا کا بیٹا پرانے نوشتوں کے مطابق قربانی
میں دیا جاوے اور خدا پھر بھی غصہ ہی ظاہر کرے
بلکہ بیٹا بھی چیخنے لگ جائے کہ کاش میرے پکڑانے
والا پیدا ہی نہ ہوتا مگر یا تو بیٹے کو باپ کی منشا معلوم
نہیں یا معمولی انسان ہونے کی وجہ سے ایسا بولا
اگر اسے باپ کی منشا معلوم نہ تھی تو خدا کا بیٹا اور
علم نداد ہونے کے کیا معنے۔ اور جب انسان ہوئے
تو قابل کفارہ بھی نہ رہے۔ خدا کے بیٹے کا یہ فرمانا
کہ کاش وہ پیدا نہ ہوتا ظاہر کرتا ہے کہ وہ بلیدان
ہونے میں راضی نہ تھا اور زبردستی صلیب پر لٹکایا
گیا جو کفارہ کے صریح مخالف ہے۔

مگر یہاں تو خدا کی خاطر ہی وہ بے احتیاطی کی گئی ہے
لہذا یہ کوئی جرم نہین اور دیانند جی آرڈر کہ ایام حمل
مین جماع نہ کرنا چاہئے آریون کیلئے آج سے منسوخ
ہے چاہئے وہ خوب زور سے اسکی مخالفت کرین۔

میرے خیال مین اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی
لیکن چونکہ مجھے آپکی خاطر زیادہ منظور ہے اسلئے
مین اور بھی بتاتا ہون۔ سُنئے بہت سے علوم اور
فن اب ایجاد ہوئے ہین گزشتہ زمانہ کی تاریخ مین
انکا نام تک بھی نہین لیکن جیسا کہ آپکا لیکھرامی اصول
ہے کہ پچھلی جونون کی پڑہائی سے انسان ذہین ہوتا ہے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۳۰ - دوسرے مین پوچھتا ہون
کہ اس شخص پر غصہ کیون ظاہر کیا۔ کیا یہ انہین مین
سے نہین ہے جنکے حق مین خدا کے بیٹے نے فرمایا
تھا کہ ان بارہون کیلئے بہشت مین بارہ تخت
ہونگے۔ مگر تخت تو درکنار اسپر ایسا غصہ کیا کہ
صاف کہدیا کہ کاش وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ بالفرض
وہ پیدا نہ ہوتا تو پکڑواتا کون۔ واہ رے ناشکری
چاہئے تو یہ تھا کہ ۳۰ روپے تو اسکو یہودیون نے
دئے ہی تھے خدا کے بیٹے کا خون اور گوشت کھا کر
نجات پانے والے کم سے کم اسے فی کس تیس تیس روپئے
ادا کرتے کیونکہ اس شخص نے بڑا ہی احسان کیا کہ
انکی خاطر خدا کے بیٹے کو پکڑوایا اور انکی نجات کا سامان پورا کیا مگر
ان عیسائیون پر افسوس کہ وہ اس معاملہ کو سوچتے ہی نہین ہین

اسکے مقابل کوئی نئی شے ایجاد ہونی ہی نہین چاہئے تھی
کیونکہ جس بات کا پہلے تجربہ نہ کیا ہو وہ کیسے ایجاد
ہو سکتی۔

اگر ذہانت پچھلی جون کی پڑہائی لکھائی پر موقوف ہے تو
کیا وجہ ہے پچھلی پڑہائی یاد ہی نہین رہتی کہ کیا پڑہا
تھا۔ کیا یہی ذہن ہے کہ جو کچھ پڑہا وہ یاد ہی نہ رہے
یہ تو وہی بات ہوئی آنکھ کے اندھے اور نام چراغ روشن
ایسے ذہین تو کوئی نہین ہوا کہ جسکا حافظہ یہ ہو کہ جو کیا
وہ بھول گئے بلکہ ذہانت کا بڑا لازمی حصہ تو قوت حافظہ
ہی ہے۔

کیا اس اصول سے کہ پچھلی جونون مین پڑہنے سے اگلی
جون مین ذہانت آتی ہے سوامی جی کے اس قول
کے مخالف نہین جو وہ لکھتے ہین کہ تیقن جیو آتما کی
ایک صفت ہے (صفحہ ۲۵۲ ستیارتھ پرکاش)
اسی قاعدہ کے بموجب یہ بھی لازم آتا ہے کہ جو اب
ذہین ہے پہلے بھی ہو اور اس سے پہلے بھی غرضکہ اسی
طرح تسلسل پیدا ہو جاتا ہے جو صریحی باطل ہے۔

آریہ۔ مین تو سمجھتا ہون کہ تناسخ ہی ٹھیک ہے کیونکہ
بعض بچے جھٹ سب کچھ پڑہ جاتے ہین اور بعض بچے
نہین پڑہ سکتے۔

احمدی۔ نہین تناسخ غلط ہے کیونکہ تمہاری دلیل سے
یہ دلیل پیدا ہوتی ہے کہ جو اب کند ذہن ہے وہ پہلے
بھی کند ذہن ہی ہو اور اس سے پہلے جون مین بھی کند

ذہن ہی ہوں اور پھر اسکی روح مین ہی یہ نقص ماننا پڑتا ہے جو صریح غلط ہے۔

اسکو اس طرح پر سمجھو کہ الف اور بے طالب علم ہین الف ذہین ہے اور بے کند ذہن ہے الف کی ذہانت سے یہ نتیجہ نکلا کہ پچھلی جون مین وہ پڑھا کرتا تھا اور بے کی کند ذہنی سے یہ کہ وہ پہلے پڑھا نہین کرتا تھا۔ بقول آپکے ثابت ہوا کہ الف پہلے ذہین تھا اور بے پہلے بھی کند ذہن تھا۔

موجودہ جون کی کند ذہنی اور ذہانت تو پچھلی جون کی پڑھائی پر موقوف اور پچھلی جون کی پڑھائی کے باعث اور وہ اپنے سے پچھلی جون کے باعث اور یہی دور تسلسل ہے جیسے سانکھ درشن مین انوستھا دوش لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یہ سلسلہ بالکل غلط ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپکی وہ دلیل ہی غلط ہے جس سے انوستھا دوش پیدا ہوتا ہے اور اس دلیل سے آپکی تناسخی عمارت دھم سے منھہ کے بل گر پڑی۔

آریہ۔ اچھا آپ اس دلیل کو توڑ کر دکھایئے جو پنڈت لیکھرام نے لکھا ہے کہ اگر تناسخ ٹھیک نہین تو خدا پر یہ الزام آجاتا ہے کہ کسی کو زیادہ سزا دیتا ہے اور کسی کو تھوڑی اور وہ اس طرح پر کہ آپ یہ تو مانتے ہی ہین کہ دنیا ایک وقت معینہ سے پیدا ہوئی ہے اور خواہ وہ دو ہزار کا عرصہ ہو یا چھہ ہزار کا اس سے ہمین کوئی بحث نہین لیکن اعتراض جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص جو بابا آدم کے وقت مین پیدا ہوا اور مر گیا اور قبر کے عذاب مین گرفتار ہوا اور پھر ابدالآباد تک جہنم مین پڑا رہیگا اور دوسری طرف ایک شخص اس زمانے مین پیدا ہوا اور مر گیا اور عذاب قبر مین گرفتار ہوا۔ اور ابدالآباد تک جہنم مین پڑا رہیگا اب بابا آدم کے زمانے سے لیکر آجتک تمہارے حساب کے بموجب چھہ ہزار برس ہوتے ہین گویا وہ جو پہلے مرا ہے چھہ ہزار برس زاید عذاب قبر مین رہا اور یہ ظلم نہین تو کیا ہے مگر پرمیشور عادل ہے وہ سب کو یکسان پھل دیتا ہے اسلئے یہ بات غلط ہے کہ کوئی چھہ ہزار برس پہلے پیدا ہوا تھا اور کوئی آج بلکہ سب ازلی ہین اور جہنم وغیرہ کوئی شے نہین جسمین کوئی ہمیشہ رہے بلکہ جتنا جتنا کسی کا کرم ہوتا ہے اتنی اتنی دیر وہ مختلف جونون مین پڑا رہتا ہے۔

احمدی۔ یہ اعتراض بہت سی غلط فہمیون کی وجہ سے لیکھرامی سر مین پیدا ہوا تھا اور اسکا دفعیہ تو بہت دفعہ کیا گیا مگر شاید یہ مرض اسکا جبلی (پیدائشی) تھا جسکی وجہ سے وہ چھوٹ نہ سکا۔ اور آخر اسی مین مرا پہلی غلطی اس مین جہنم کو ابدی ماننا ہے۔ اور دوسری غلطی سزا کو ابدی مان کر تناسخ کو تسلیم کرنا ہے حالانکہ ابدی سزا کے نہ ہو سکنے سے تناسخ ثابت نہین ہوتا اور جو چھہ ہزار برس سے دنیا کی پیدائش مانی ہے گو یہ بھی غلط ہے لیکن اس بات کو تناسخ سے کوئی تعلق

نہین ہے - اور غور سے سُنئے -

مین پہلے بقول آپکے سزا کو ابدی مان لیتا ہون اور پھر جواب یہ دیتا ہون کہ جو خدا پورا پورا حکیم ہے ضروری ہے اسکے کام بھی حکمت سے ہون اور قرآن مجید مین اسنے بار بار یہی کہا کہ مین حکمت والا ہون اور میرے کام حکمت سے ہین لہذا جس شخص کو اسنے ابدی جہنم مین آدم کے وقت سے یا اس سے بھی پہلے سے پھینک رکھا ہے وہ ضروری اس قابل تھا اسنے تمام عمر مین بے وفائی کی اور ثابت کر دیا کہ خواہ وہ ہزار برس جئے وہی کام نافرمانی کے ہی کریگا لہذا اس علیم کی ابدی سزا قابل اعتراض نہین اور جب یہ مان لیا جاوے کہ انسان نیست سے ہست ہوا ہے اور خدا نے اپنی مرضی سے ہی دوزخ پیدا کیا ہے اور اسکے ایندھن کے لئے انسان اور بہت سے جن اور پتھر پیدا کئے ہین تو کوئی اعتراض نہین رہتا جیسے پتھر کے دوزخ مین پڑنے سے کسی کو دریغ نہین ویسے ہی انسان کے دوزخ کے لئے بنائے جانے مین کوئی اعتراض نہین ہو سکتا - دیکھو ہم بعض چیزین اپنے چولہون مین استعمال کیلئے بناتے ہین جو ہمیشہ آگ مین پڑی رہتی ہین اور بعض چیزین اپنے پاخانون کیلئے بناتے ہین جو ہمیشہ گندگی مین پڑی رہتی ہین لیکن کبھی کسی نے نہین کہا کہ یہ کیا ظلم ہے کہ تم ان چیزون کو ہمیشہ آگ اور نجاست مین رکھتے ہو اور دوسری چیزون کو اچھی طرح اچھی جگہ رکھتے ہو دیکھو ایک زمیندار ایک وقت مین گیہون بوتا ہے اور دوسرے وقت مین جو کی کے اُگنے کیلئے مناسب ہے کی ہی بوتا ہے اور دونو فصلون کے گرد تھوہر اور کانٹے دار جھاڑیین لگاتا ہے اسی طرح پر اگر خدا تعالی کو بھی سمجھ لیا جاوے کہ وہ ہر فصل کے موقع پر مناسب انسانون کو پیدا کرتا ہے اور ان مین بعض تو پھلدار درخت ہوتے ہین اور بعض کانٹے دار جھاڑیان تو پھر کوئی اعتراض ہی نہین رہتا -

شاید اسجگہ تمہین یہ خیال پیدا ہو گیا ہو کہ غیر مدرک اشیا مین تو اس بات کی کوئی پرواہ نہین کہ کسی کو کہین استعمال کیا جاوے اور کسی کو کہین مگر محسوس کرنیوالی اور مدرک اشیا مین ایسا نہین ہو سکتا - تو سُن لو - تمہاری دبر مدرک ہے لیکن وہ ہمیشہ پاخانہ کی ہی راہ ہے اور مُنہ بھی مدرک ہے مگر وہ روٹی کھانے کی راہ ہے سوچو تو یہ فرق کس کرم کی وجہ سے ہے -

تحقیقی جواب - اللہ تعالی قرآن مجید مین دوزخ مین رہنے والون کا ذکر کرنیکے بعد انکی میعاد کے متعلق فرماتا ہے اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ یعنی دوزخی دوزخ مین اسوقت تک رہینگے جبتک خدا چاہیگا اور جنت والون کی میعاد کے متعلق عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ فرما

یعنی غیر منقطع ہونے والی بخشش اور عطا کہا ہے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ کی سزا دائمی نہین
ہے بلکہ ہر گناہ کیلئے سزا مقرر ہے جیسے کہ قرآن مجید
مین بھی اس سزا کو العذاب کہا ہے جو عذاب کے
محدود ہونے کی دلیل ہے مگر چونکہ شریر اور سرکش
لوگ اکثر ایسی باتون سے یہ غلط نتیجہ نکال لیتے ہین
کہ کیا پرواہ ہے آخر بخشے تو سب ہی جائینگے کرلو جو
کرنا ہے اسلئے اللہ تعالی نے انہین نہایت سخت
عذاب کی دھمکی دی ہے اور کہدیا کہ لَا یُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وہ سخت اور قہری العذاب
جو ہر ایک مجرم کیلئے ہے ہرگز انمین کمی نہ کیجاویگی۔
الغرض ازروئے قرآن مجید عذاب محدود ہے مگر
نہایت سخت ہے جسکو اگر دنیا مین کوئی شخص ظاہرا
دیکھ لیوے تو غم مین گھل جاوے لیکن خدا تعالی
پر کوئی اعتراض نہین رہتا کیونکہ جو آدم کے وقت
مین مرا وہ اتنا ہی عذاب کا مزا چکھیگا جتنا اسکے
لئے مناسب ہو اور اسی لئے دوزخ کو دوزخیون کی
مان کہا ہے جو اپنے بچون کو آگ مین جلا جلا کر پاک
وصاف کرتی ہے۔ اور اگر یہ ظلم ہے تو رحم کوئی چیز
نہین ہے۔

آریہ۔ انسان پیدا ہوتے ہی روتا ہے اور دودھ
مانگتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے پہلی جون
مین رونا سیکھا ہے اور ایسے ہی پہلے کھانا بھی سیکھا
ہے اور اس سے تناسخ ثابت ہوتا ہے۔

احمدی۔ انسان کی مثال ایک گھڑی کی ہے جس طرح
سے گھڑی چابی دینے سے چلتی ہے ایسے ہی جبکہ خدا
انسان مین روح پھونکتا ہے تو وہ بولنے اور کھانے
اور سننے اور دیکھنے والا ہو جاتا ہے۔ مگر میری سمجھ
مین نہین آتا کہ پچھلی جون کیا شے ہے۔ کیا گھڑی اسلئے
چلتی ہے کہ پچھلی جون مین چلا کرتی تھی نہین نہین بلکہ
اسکی بناوٹ ہی اسی قسم کی ہے۔ جب کسی کو تکلیف ہوتی
ہے وہ روتا ہے اور یہ بھی انسانی خاصہ ہے اور جب
خوشی ہوتی ہے تو ہنستا ہے مگر نہ معلوم دیانندیون کو
اس سے پچھلی جون کا رونا کیسے سمجھ مین آتا ہے۔
مرغی کا بچہ پیدا ہوتے کبھی نہین روتا۔ کیا وہ پچھلی
جون مین کبھی رویا نہین تھا ہان وہ چون چون تو کرتا
ہے تو کیا وہ پہلے بھی چون چون ہی کیا کرتا تھا اور
ہمیشہ سے مرغی ہی بنتا رہا ہے۔

بچہ آگ کو محبت کرتا ہے کیا وہ کبھی پہلے نہین جلا
یا کیا اسنے پہلے کبھی آگ کو نہین دیکھا۔ نہین
اصل بات یہ ہے کہ نہ پہلے کوئی جون تھی نہ اسنے
آگ کو دیکھا۔ ایسے ہی بچہ ہزار عمدہ اچھی باتون سے
نفرت کرتا ہے کیونکہ اسے علم نہین جو اسی دلیل کے
مطابق اس بات کی دلیل ہے کہ انسان موجود جون
سے پہلے نہ تھا۔ اور روتا پیدا ہونے کے درد سے
ہے اور کھانا معدہ کی خواہش سے ہے اور اسوقت

بچہ کے مُنہ کو کوئی چیز لگادو فوراً چوسنا شروع کر دیگا خواہ زہر ہی ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کی خواہش بھوک کی اضطراری سے ہے نہ پچھلی جون کے علم سے ورنہ وہ زہر کیوں چوس لیتا۔

دیانندیو میں تمہیں ایک اور دلیل بتاتا ہوں جس سے تناسخ بڑے زور سے ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ تم جب ماں کے رحم میں تھے تو خون کھایا کرتے تھے جس سے الزام ہوتا ہے کہ تم پہلے خون خور قوم تھے اگر پہلے خون نہ کھایا ہوتا تو کب ماں کے پیٹ میں خون کھاتے۔

اس الزام کے علاوہ اور سنو یہ بھی تمہارے کام کی بات ہے اور اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ضرور پچھلی جون میں میں بھی تمہارے ساتھ اسی طرح مخالفت کرتا تھا اور یہی دلائل پیش کرتا اور النذیر میں بھی شائع کراتا رہا ہوں ورنہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلے تو مجھے تم سے کبھی واسطہ نہ پڑا ہو اور میں خواہ مخواہ تمہارا مخالف ہو گیا ہوں اور اگر میں نے پہلے کبھی یہ دلائل نہ بیان کئے ہوتے تو میں کس طرح اب بیان کرنے پر قادر ہوتا۔ اور النذیر کو کب مضامین لکھکر بھیجتا جبکہ پچھلی جون کی انسے واقفیت نہ ہوتی۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ واقعات ان دلائل کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ نہ تو النذیر کے پچھلی جون کے فائل ملتے ہیں نہ آریہ سماج کی ہی کتابوں کا پتہ ملتا ہے۔ شاید آریہ سماج نے ڈرکر اپنی کتابوں کو بمع ہماری کتابوں کے گنگا جی سپرد کر دیا ہو میں رائے دیتا ہوں کہ سماج یہ اقرار کر دیوے کہ ہاں ہمنے ایسا کیا ہے تو انکا تناسخ ثابت ہو جاویگا ورنہ ہم انہیر دعوے نہیں کرتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے اُستاد جناب ماسٹر سنت رام صاحب بی۔اے کی دہلی کی بدلی ہوگئی اور میں بھی سٹیشن تک انکے ساتھ گیا اور دوسرے لوگ بھی انکے ساتھ تھے جن میں کہ ایک صاحب اس دفتر کے ملازم تھے جس میں میں ہوں۔ اور وہ میرے پاس ہی بیٹھا کرتے ہیں اور میری انسے بے تکلفی تھی وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کچھ باتیں کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد میں ماسٹر صاحب کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ ماسٹر جی اس سے تو کوئی چارہ ہی نہیں کہ تناسخ کو مانا جاوے کیونکہ اتنے آدمی آپکے ہمراہ ہیں میرے ساتھ فقط یہی دوست مخاطب ہوئے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح انسے میری واقفیت کے باعث یہ کلام ہوئی اسی طرح جو انسے واقفیت پہلے پہل ہوئی وہ پچھلی جون کی واقفیت کے باعث ہوئی۔ ماسٹر صاحب۔ آہا۔ آپنے کیا عمدہ دلیل دی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ واقعی اسوقت آپنے بہت عمدہ دلیل دی ہے ہاں اسی سے تو تناسخ ثابت ہوتا ہے اور یقیناً میں اسکو اخبار میں دونگا اور تمہارا نام لکھونگا۔

احمدی - ہان ماسٹر جی یہ دلیل تو خوب ہے اگر واقعات بھی تصدیق کرین مین دیکھتا ہون کہ واقعات اسکی تصدیق نہین کرتے کیونکہ جب مین پہلے پہل دفتر مین گیا تو مین انسے بولا بھی نہین کرتا تھا پھر آہستہ آہستہ واقفیت ہوتی گئی اگر پہلی جون کی واقفیت ہوتی تو مین کبھی انسے بولنے مین پرہیز نہ کرتا - اور جس قسم کی انسے واقفیت ہے اس قسم کی واقفیت تو مجھے اب دفتر کے تمام آدمیون سے اور کام سے ہوگئی ہے تو کیا یہ تمام دفتر کے کاغذات بھی پہلے سے ہین جسکی وجہ سے انسے واقفیت ہوگئی - اب ماسٹر صاحب لگے مجھے بند کرنے کہ تم اور زیادہ نہ کہو مجھے اتنی ہی دلیل کافی ہے جو تمنے پہلے تناسخ کے ثبوت مین پیش کی -

القصہ سماج کے اسی قسم کے ہی سب ناکافی دلائل ہین جنکا جواب طرح طرح سے بآسانی دیا جا سکتا ہے -

قمرالدین احمدی از سنگھ

فہرست کتب موجودہ

وید اور قرآن کا مقابلہ - آریہ مسافر کی تکذیب براہین احمدیہ کا جواب ۱/

رد خطرات - آریہ مسافر کے رسالہ مارگ بکتی کا جواب ۴/

مباحثہ موضع کسیر
مباحثہ موضع سکندرآباد
مباحثہ موضع رسولپور
اس باب مین کہ وید کلام الہی ہے یا قرآن مجید ۲/

ہدایت نامہ بجواب قسم نامہ سبھی آرنا بہ ریاست اور آریہ مسافر اور کرپا رام جی کے اعتراضون کا جواب ۱/

وید کی حقیقت ۱/

قرآن کی حقیقت کا جواب ۱/

معیار الالہام ۲/

ید بیضا ۱/

النذیر جلد اول

النذیر جلد دوم

النذیر جلد سوم

بخیلون کا رسالہ ۱/

بے نمازون کا رسالہ ۱/

روزہ خورون کا رسالہ ۱/

ملنے کا پتہ

اڈیٹر النذیر میرٹھ